کی تعلیمات پر ارشاد فرمائے تھے۔ فاضل خطیب نے عقیدۂ توحید، مغفرت الٰہی، رحمت الٰہی، اور مبادئ اسلام کے عنوانات پر کلام کیا ہے اور ان کے تحت مسلمانوں کی بہت سی عام غلط فہمیوں کو دور کرکے اسلامی تعلیمات کی ایسی تشریح کی ہے جو موجودہ زمانہ کے روشن خیالوں کو اپیل کرتی ہے۔ بعض بعض مقامات پر خطیب سے لغزشیں بھی ہوئی ہیں، مثلاً وہ اللہ تعالیٰ کی صفت غفاری کو "جذبہ" سے تعبیر کرتے ہیں، اور شفاعت کو "خدا کے جذبۂ غفران سے اپیل" قرار دیتے ہیں۔ لفظ "جذبہ" جن معنوں میں عام طور پر مستعمل ہوتا ہے ان کے لحاظ سے حق تعالیٰ کی طرف اسے منسوب کرنا درست نہیں۔ اس کے بجائے "صفت" کی پرانی اصطلاح ہی کو استعمال کیا جاتا تو کیا مضائقہ تھا؟

آخری رسول | تالیف جناب ماہر القادری صاحب۔ ضخامت ۴۰ صفحات۔ قیمت ۸؍۔ ملنے کا پتہ: مکتبۂ علمیہ، چارمینار حیدرآباد دکن۔

جناب ماہر نے اس کتاب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک بہت سادہ اور عام فہم زبان میں لکھی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ مولود کی بے اصل کتابوں کے بجائے اس قسم کی کتابوں کو رواج دیا جائے جن میں سیرت پاک کے صحیح حالات ہوں اور ساتھ ساتھ اسلام کی تعلیمات پر بھی کچھ روشنی پڑتی جائے۔ کتاب بلاشبہ اس مقصد کیلئے مفید ہے، مگر بہتر ہوتا کہ عام مذاق کی رعایت ملحوظ رکھکر بیان کو زیادہ رنگین اور خطیبانہ کر دیا جاتا، اور بیچ بیچ میں نعتیہ اشعار بھی لائے جاتے۔ جناب ماہر یہ دونوں کام خوبی کے ساتھ کر سکتے تھے۔ خصوصاً نعت کے باب میں عام مذاق جس قدر پست ہوگیا ہے اس کو بلند کرنے کیلیے ضرورت ہے کہ ماہر جیسے قادر الکلام شاعر صحیح قسم کی نعتیں کہیں اور ان کو عام رواج دیا جائے۔

بعض مقامات پر مصنف نے جوش عقیدت میں نامناسب الفاظ استعمال کیے ہیں جن کی اصلاح ضروری ہے۔ مثلاً نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جگہ جگہ شہنشاہ لکھا ہے، حالانکہ حضور نے خود اس لفظ کو غیر اللہ کے لیے استعمال کرنے کی ممانعت فرمائی ہے۔ ایک جگہ لکھا ہے کہ حضور کا چہرہ سورج سے زیادہ چمکیلا تھا اور آپ کے پسینہ میں مشک و عنبر سے زیادہ خوشبو تھی۔ یہ محض ایک عقیدتمندانہ مبالغہ ہے، اور رسالتمآب کے محاسن و فضائل اس سے بالا و برتر ہیں کہ آپ کی فضیلت بیان کرنے کے لیے اس قسم کے مبالغوں کی ضرورت ہو۔ ترتیب واقعات میں بھی کچھ فروگذاشتیں رہ گئی ہیں، مثلاً بادشاہوں کے نام آپ کے دعوت ناموں کا ذکر فتح مکہ کے بعد کیا ہے، حالانکہ اس سے پہلے ہونا چاہیے تھا۔